# اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا آسان طریقہ

تصنیف

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** رحمۃ اللہ علیہ

کے خلیفۂ مجاز

پیر طریقت حضرت مولانا **محب اللہ** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(خادم) خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان (پاکستان)


فون : 0824-411082 موبائل : 0302-3807299 0333-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

| نمبر شمار | دس مضامین کی فہرست | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡدُ:

# اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا آسان طریقہ

آجکل انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے مختلف قوی اسباب موجود ہیں جن کی وجہ سے انسان غلط کاموں میں لگ کر گمراہی میں مبتلا ہوجاتا ہے اور اپنے خالق، مالک، رازق جل جلالہ سے دور ہوجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ عبادات، ذکرواذکار، عمل وتقویٰ، سنت کی اتباع، احکام الٰہیہ پر چلنا، آخرت کی فکر کرنا، موت کے بعد ابدالآباد کی زندگی بنانا یہ تمام چیزیں انسان کے دل ودماغ سے نکل جاتی ہیں۔ وہ قوی اسباب جو گمراہی کا ذریعہ ہیں، کیا کیا ہیں؟

شیطان علیہ اللعنت، نفس امارہ (سرکش)، دنیا کی محبت، عصری تعلیم کا غلط ماحول، مخلوط تعلیم، بازاروں میں بے پردہ بے حیا عورتیں، خواہشات کی پیروی، غلط ماحول، گانا بجانا، موسیقی سننا، ٹی وی، ڈی وی ڈی، کیبل، انٹرنیٹ اور موبائل کا غلط استعمال کرنا، حرام کمانا، علماء کی بے ادبی کرنا، نیک لوگوں سے عداوت رکھنا، میڈیا وغیرہ وغیرہ، ان اسباب کی وجہ سے آدمی اللہ تعالیٰ کو ناراض کردیتا ہے۔ دین سے دور ہوجاتا ہے۔ ماں باپ، بہن بھائی وغیرہ کو ناراض کردیتا ہے اور شیطان علیہ اللعنت کو راضی کرتا ہے۔ دنیا کی زندگی میں تلخی، معاشرہ میں جھگڑے، گھر میں بے اتفاقی، گالیاں اور مار پیٹ کا ہونا آخرت برباد کرنا ہے۔ ان قوی اسباب سے بچنا بے حد ضروری ہے۔ آخرت کی آگ میں لمبا عرصہ رہنے سے دنیا کی آگ میں پانچ، دس یا سو سال رہنا آسان ہے۔ جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا سخت اور تیز ہے۔

## ان گناہوں سے بچنے کا آسان اور کامیاب طریقہ

قرآن پاک، احادیث مبارکہ، بزرگوں کے تجربات اور ملفوظات سے کسی مرشد کامل سے بیعت ہونا اور اس کی ہدایت کے مطابق کچھ نہ کچھ ذکر کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اس کی مجلس میں اللہ تعالیٰ کے لئے کبھی کبھار حاضری دینا، اس کی توجہات سے فائدہ اٹھانا تاکہ اس کی صحبت سے دل میں عشق الٰہی آجائے، نورانیت

مل جائے اور عبادت کی توفیق مل جائے، شیطان علیہ اللعنت سے نفرت ہو جائے، برے کاموں سے حفاظت آسانی کے ساتھ نصیب ہو جائے۔ بڑے بڑے حضرات کی زبان پر یہ شعر مشہور ہے۔

یک زماں صحبت با اولیاء　　بہتر از صد سال طاعت بے ریا

ترجمہ: ولی اللہ کی ایک ساعت کی صحبت سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

کیا یہ شعر ویسے ہی مشہور ہے، کیا کوئی حقیقت نہیں رکھتا؟ اگر آپ کو یقین نہ ہو تو کم از کم تجربہ کر لیں ایسا ہی پائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ، اگر ان کی صحبت میں فائدہ نہیں تھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے کیوں فرمایا کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے گہرے (زندہ) دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ مرشد کامل گہرا دوست ہوتا ہے اگر مرشد کامل جو مکمل متبع سنت ہے اس کی بیعت اور گہری دوستی سے مرید میں دین منتقل نہیں ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں بتایا کہ آدمی گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے (سمجھ کی بات ہے)۔ غور کرنا چاہیے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار قسم کے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنے والے، اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ملاقات کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے۔ مرشد کامل وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے مریدین کے ساتھ محبت کرتا ہے، بیٹھتا ہے، ملاقات کرتا ہے، خرچ کرتا ہے۔ اگر مرید کو مرشد کامل کی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں ملتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت واجب ہے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے کے لئے، اسی طرح بیٹھنے والے کے لئے، ملاقات کرنے والے کیلئے، خرچہ کرنے والے کیلئے۔

غور کرنا چاہیے، اپنے آپ پر رحم کرنا چاہیے ہماری گمراہی کے لئے کتنے زیادہ اور زبردست اسباب ہیں۔ ہم کوئی فکر نہیں کرتے۔ صرف ذکر کرنے سے کام نہیں بنتا جب تک مرشد کامل کی صحبت نہ ہو۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ملفوظات کمالات اشرفیہ صفحہ 183 پر لکھتے ہیں کہ اگر کوئی لاکھ تسبیحیں پڑھتا رہے کچھ نفع نہیں بغیر صحبت شیخ کے کیونکہ عادت اللہ یونہی جاری ہے کہ بدون صحبت شیخ کے خالص ذکر کام بنانے کے لئے کافی نہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو مقام ملا، صحبت کی وجہ سے ملا نہ کہ مجاہدہ اور ذکر اذکار سے۔ اگرچہ وہ مجاہدہ اور ذکر اذکار بھی کرتے تھے۔ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں ملتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب یعنی مرشد کامل تو ملتے ہیں مگر طلب کرنے سے۔ اگر ہم مرشد کامل کی صحبت اور بیعت اختیار نہیں کرتے تو ہمارا مرشد شیطان علیہ اللعنت ہوگا جیسا کہ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ **جس کا مرشد نہ ہو اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے۔** شیطان اس کی رہبری کرتا ہے نورانی چالوں میں۔ شیطان کی دو قسم کی چالیں ہیں، ظلمانی اور نورانی۔ نورانی چالیں زیادہ خطرناک ہیں۔ مرشد کامل کو نورانی چالوں کا پتہ چل جاتا ہے اس لئے مرشد کامل کی بیعت اور صحبت بے انتہا ضروری ہے۔ مرشد کامل کے قلب میں یہ کیفیت ہوتی ہے کہ **يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا** (الانفال: آیت 29) یعنی حق و باطل میں پہچان کرسکتا ہے۔

**بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے** کہ اپنے آپ کو روحانی مریض سمجھ کر مرشد کامل سے بیعت ہو جائیں، اس کی ہدایت کے مطابق کچھ نہ کچھ ذکر کریں، اس کی صحبت میں حاضری دیں، اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کے لئے ہم سب کو نیک لوگوں کی صحبت اور رہبری نصیب فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

## مرشد کامل کی بیعت کی ضرورت واحتیاج

کیا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں جو اعمال اور اذکار بتائے ہیں وہ ہدایت وتقویٰ، محبت ومعرفت اور عشق الٰہی پیدا کرنے کے لئے اور نفس وشیطان وغلط ماحول سے بچانے کے لئے کافی نہیں ہیں، پھر مرشد کامل کی بیعت کی کیا ضرورت واحتیاج ہے؟

## بیعت کی اہمیت بڑوں اور بزرگوں کے ارشادات کی روشنی میں

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حقیقۃ التصوف و التقویٰ اور آداب معاشرۃ میں لکھتے ہیں کہ ایک ہے ترجمہ سیکھنا وہ مدارس سے ملتا ہے۔ دوسرا ہے ترجمہ اپنے آپ میں لانا وہ خانقاہوں سے مرشد کامل کی صحبت سے مل جاتا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ملفوظات کمالات اشرفیہ صفحہ 183 میں فرماتے ہیں کہ بدون صحبت شیخ اگر کوئی لاکھ تسبیح پڑھتا رہے کچھ نفع نہیں۔ حضرت خواجہ صاحب (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقین میں سے)

نے عرض کیا کہ حضرت خود ذکر اللہ میں یہ کیفیت ہونی چاہیے تھی کہ وہ خود کافی ہو جایا کرتا، صحبت شیخ کی کیوں قید ہے؟ فرمایا کہ کام تو ذکر اللہ ہی بناوے گا لیکن عادت اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بدون شیخ کی صحبت کے ہر ذکر کام بنانے کے لئے کافی نہیں۔ اس کیلئے صحبت شیخ شرط ہے۔ جس طرح کاٹ جب کرے گی تلوار ہی کرے گی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کسی کے قبضہ میں ہو ورنہ اکیلی تلوار کچھ نہیں کرسکتی۔ گو کاٹ جب ہوگی تو تلوار ہی سے ہوگی۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیعت کے وقت اجمالاً (مرشد) کے ذریعہ سے القائے نسبت ہو جاتی ہے یعنی مناسبت اجمالی حق تعالیٰ کے ساتھ پیدا ہو جاتی ہے۔ اہل اللہ کے ساتھ تعلق ہو گیا تو گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہو گیا۔ بیعت سے گویا ایک خصوصیت ہوگئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کمالات اشرفیہ صفحہ 245)۔

ماہنامہ رسالہ سلوک واحسان کراچی میں صفر المظفر 1432ھ کے شمارہ کے صفحہ 11 پر لکھا ہے کہ "بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ سالہا سال مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں پڑے رہے۔ اللہ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ اللہ کا نام لینے سے اس کو جو نور حاصل ہوا، اسی نور سے سارے عالم کو سیراب کیا اور منور کیا"۔

مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "تصوف سے مقصود یہ ہے کہ مَموُرات شرعی، مرغوبات طبعی بن جائیں اور منہیات شرعی، مکروہات طبعی بن جائیں۔ (ملفوظات مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 15)

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ صقالۃ القلوب میں لکھتے ہیں کہ ایک ہے علم نبوی وہ کتابوں سے ملتا ہے۔ دوسرا ہے نور نبوی وہ سینوں (مرشد کامل کے سینے) سے ملتا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل اعمال صفحہ 631 باب فضائل تبلیغ کے آخر میں تحریر فرمایا "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ (التوبہ : آیت 119)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو (بیان القرآن)

مفسرین نے لکھا ہے کہ سچوں سے مراد اس جگہ مشائخ صوفیہ ہیں جب کوئی شخص ان کی چوکھٹ کے خدام

میں داخل ہو جاتا ہے تو ان کی تربیت اور قوت ولایت کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتا ہے، شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر تیرے کام دوسرے کی مرضی کے تابع نہیں ہوتے تو تو کبھی بھی اپنے نفس کی خواہشات سے انتقال نہیں کر سکتا گو عمر بھر مجاہدے کرتا رہے ....... لہٰذا ضروری ہے کہ شیخ کامل کی تلاش میں سعی کر، تاکہ تیری ذات کو اللہ سے ملا دے"۔

## فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ہدایت آموز واقعہ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے میں فقیہ العصر کا لقب رکھتے تھے صرف زیارت کے لئے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے۔ واپسی کا عرض کیا کہ تدریس کی وجہ سے طلباء انتظار میں ہیں۔ حضرت نے رات گذارنے کا فرمایا۔ مولانا نے کہا کہ خانقاہ میں رش کی وجہ سے نیند میں خلل آئے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں خانقاہ والوں کو سمجھا دوں گا۔ مولانا نے عرض کیا ٹھیک ہے صبح واپس چلا جاؤں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ رات وہاں پر سو گئے۔ فرماتے ہیں کہ تہجد کے وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا بہت سارے لوگ نوافل پڑھ رہے ہیں۔ تلاوت کر رہے ہیں، تسبیحات کر رہے ہیں، کچھ بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ رشید احمد ورثۃ الانبیاء میں شامل ہونے کی تمنا میں تو آ گئے ہو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا خلق تو یہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بارے میں قرآن پاک میں ہے کہ "كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ٥ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ٥ (الذّٰرِيٰت : آیت 18,17) اور ایک مقام پر ہے کہ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" (السجدۃ: آیت 16)۔ خانقاہ شریف کا ماحول دیکھنے سے صحابہ کا نقشہ یاد آیا اور اس سے متاثر ہوئے۔ وضو کیا، نفل پڑھے، بیٹھ کر ذکر شروع کر دیا۔ نماز صبح کے بعد حضرت سے واپسی کا عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا مولانا ذکر تو کر رہے ہو تو سیکھ کر ذکر کر لو۔ مولانا کو کوئی جواب نہیں آیا۔ آخر گذارش کی کہ حضرت مجھے بیعت کر لو۔ حضرت نے اسی وقت بیعت کے کلمات پڑھائے اور ذکر سکھایا۔ مولانا فرماتے ہیں ان کلمات کو پڑھ کر میرے دل میں ایسی کیفیت ہوئی کہ میں نے سوچا ساری عمر میں نے پڑھانا ہی ہے مگر اپنی اصلاح کے لئے بھی کچھ وقت ہونا چاہیے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ

حضرت ایک ماہ قیام کروں گا۔ ایک ماہ میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے توجہات دیں، ذکر کرایا حتیٰ کہ حضرت کے اندر نسبت کا نور چمکنے لگا۔ مرشد کامل مرید کا امتحان لیتا ہے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک صاحب نے کھانے کی دعوت دی تو حضرت رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ساتھ لے گئے۔ حضرت نے ان کو دستر خوان کے کونے پر بٹھایا، ہلکا کھانا ان کو کھلایا اور ساتھیوں کو مرغ اور اچھا کھلایا گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ رشید احمد میرا دل چاہتا ہے کہ تجھے جوتوں میں بٹھاتا مگر میں نے کہا چلو تمہیں دستر خوان کے کونے میں ہی بٹھا دیتے ہیں۔ حضرت نے ان کے چہرے کو دیکھا کہ ناگواری محسوس ہوتی ہے یا نہیں۔ تو مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل تازہ چہرہ اور کشادہ پیشانی سے عرض کیا کہ حضرت میں تو جوتوں میں بیٹھنے کے قابل بھی نہیں تھا آپ نے مجھ پر احسان کیا کہ دستر خوان پر بیٹھایا۔ حضرت نے فرمایا الحمدللہ اس میں جو نفس تھا وہ مٹ چکا ہے، مر چکا ہے۔ حضرت نے ان کو خلافت دی۔ مولانا نے عرض کیا حضرت میں کچھ نہیں ہوں مجھے کیوں خلیفہ بنایا۔ حضرت نے فرمایا اسی وجہ سے خلافت دیتا ہوں کہ تم سمجھ رہے ہو کہ تم کچھ نہیں ہو، اگر تم اپنے آپ کو کچھ سمجھتے تو پھر آپ خلافت کے قابل نہ ہوتے۔ ایک مہینہ کے بعد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ گنگوہ آ گئے۔ ایک ماہ وہاں پر کام کرتے رہے۔ ایک ماہ کے بعد پھر حضرت حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو حضرت نے ان سے پوچھا۔ میاں رشید احمد بیعت سے کچھ تبدیلی نظر آئی۔ مولانا تھوڑی دیر سوچتے رہے، پھر فرمانے لگے، تین تبدیلیاں نظر آئیں۔ پوچھا کونسی ہیں؟ جواب دیا (1) پہلے شریعت پر عمل کرنے کیلئے اپنے نفس کو مجبور کرنا پڑتا تھا اب بے تکلفی کے ساتھ شریعت پر عمل ہو جاتا ہے۔ یعنی طبیعت شریعت کے موافق بن گئی۔ شریعت جس طرح چاہتی ہے، طبیعت بھی اسی طرف جاتی ہے۔ (2) پہلے مطالعہ میں نصوص کے درمیان تعارض نظر آتا تھا۔ اب نصوص کے درمیان تعارض ختم ہو گیا کہیں تعارض نظر نہیں آتا۔ (3) مجھے پہلے کسی مدح سے خوشی اور ذم سے ناراضگی محسوس ہوتی تھی۔ اب دونوں برابر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے مخلوق راضی ہو یا ناراض ہو کوئی پرواہ نہیں۔

حضرت نے فرمایا، الحمدللہ دین میں تین درجے ہیں علم، عمل اور اخلاص۔ علم میں دو درجے ہیں۔ علم غیر کامل اور علم کامل۔ علم غیر کامل عام علم ہوتا ہے۔ علم کامل وہ ہوتا ہے کہ جو نصوص کے درمیان تعارض نظر نہیں

آتا۔ عمل بھی ناقص اور کامل، عمل ناقص وہ عام عمل ہوتا ہے۔ عمل کامل وہ ہوتا ہے کہ طبیعت شریعت کے مطابق بن جائے۔ اخلاص کے دو درجہ ہیں۔ اخلاص ناقص اور اخلاص کامل۔ اخلاص ناقص عام اخلاص ہوتا ہے۔ اور اخلاص کامل وہ ہوتا کہ مدح ذم کی پرواہ نہ رہے۔

**ایقاط الھمم شرح الحکم** تصوف کے موضوع پر مرکزی کتاب ہے۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی سے ملتی ہے۔ اس میں لکھا ہے **مَنْ لَمْ یَکُنْ لَهُ شَیْخٌ فَشَیْخُهُ الشَّیْطٰنُ۔** ترجمہ **جس شخص کا مرشد کامل نہ ہو، تو اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے۔** یعنی جب مرشد کامل کی رہبری نہ ہو تو اس کا رہبر شیطان علیہ العنت ہوتا ہے۔

## مرشد کامل کی صحبت اور نگرانی کو کیوں ضروری قرار دیا؟

**سوال:** کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں جو اعمال اذکار بتائے ہیں ہدایت اور تقویٰ کیلئے کافی نہیں ہیں۔ مرشد کامل کی صحبت اور نگرانی کو کیوں ضروری قرار دیا؟

**جواب نمبر ا:** مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ ہدایت کے لئے صرف قرآن پاک کا پڑھنا (چاہے لفظ کے ساتھ یا معنی کے ساتھ) کافی نہیں جب تک قرآن پاک پر عمل کرنے والوں (مرشد کامل) کی صحبت اختیار نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا کہ قرآن پاک پر عمل کرو اس طرح کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے عمل کو دیکھ کر اتباع کرو۔ اگر اس کی ضرورت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی اپنی زبان میں صرف قرآن پاک نازل فرماتے کہ اس پر عمل کرو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ کتاب اللہ کے ساتھ رہبر بھی بھیجا (یعنی زمانے کا رسول)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس رہبری کے لئے مرشد کامل ہوتا ہے کیونکہ مرشد کامل پر مرید کو اعتقاد، اعتماد، انقیاد ہوتا ہے۔ نفع حاصل کرنے کیلئے یہ تینوں صفات ضروری ہیں۔ دنیاوی معاشرے میں دیکھیں کہ ماہر کی صحبت کے بغیر کام ناکام ہو جاتا ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے کہ درزی کتابوں سے پڑھ پڑھ کر لوگوں کے کپڑے نہیں سی سکتا۔ جب تک کسی درزی کی صحبت اختیار نہ کرے۔ اسی طرح ڈاکٹر بننا،

ڈرائیور بننا، کھانا پکانے کا ماہر بننا صرف کتابوں کے پڑھنے سے نہیں ہوتا جب تک اسی فن کے ماہر کی صحبت اختیار نہ کی ہو۔جس پر اعتقاد، اعتماد، انقیاد ہو۔اسی طرح تقویٰ، محبت الٰہی، عشق الٰہی کی دولت تقویٰ والوں کی محبت اور عشق الٰہی والوں سے ملتی ہے۔

**جواب نمبر 2:** علماء دیوبند کا کردار پوری دنیا مانتی ہے دعوت وتبلیغ کی شکل میں ہو یا مدارس وسیاست کی شکل میں ہو یا ذکرواذکار، تذکیہ نفس وختم نبوت یا تصنیف وجہاد کی شکل میں ہو۔اس کی بنیادی وجہ علم ظاہری نہیں تھا بلکہ وہ مرشدین کاملین سے فیض یافتہ تھے۔اس کے مقابلے میں دوسرے ملکوں میں بڑے بڑے علماء ظاہر ہوئے ہیں لیکن ان کا کردار اپنے ملک میں بھی نظر نہیں آتا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس علم ظاہری کے ساتھ باطنی علم نہیں ہے۔

**جواب نمبر 3:** قرآن پاک میں ہے: یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ o (التوبہ : آیت 119) یعنی تقویٰ فرض ہے۔تقویٰ حاصل کرنے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت بھی فرض ہے۔مرشد کامل وہی ہوتا ہے جس کی صحبت سے مرید فائدہ حاصل کرسکتا ہو کیونکہ اس پر اعتقاد، اعتماد، انقیاد ہے۔یہ اصول ہے نفع حاصل کرنے کے لئے۔یہ عادت اللہ ہے کہ مرشد کامل اور مرید کے درمیان اعتقاد، اعتماد اور انقیاد ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی صحبت سے ہمیں کامل اور مکمل تقویٰ والا بنادے آمین۔

## مرشد کامل کی پہچان

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کمالات اشرفیہ صفحہ 37 میں لکھا ہے کہ پہچان شیخ (مرشد کامل) یہ ہے کہ شریعت کا پورا متبع ہو۔بدعت اور شرک سے محفوظ ہو اور جہل کی بات نہ کرتا ہو۔اس کی صحبت میں بیٹھنے کا اثر یہ ہو کہ دنیا کی محبت کم ہوتی جائے اور حق تعالیٰ کی محبت زیادہ ہوتی جائے مرید جو مرض باطنی بیان کرے وہ اس کو توجہ سے سن کر اس کا علاج تجویز کرے اور جو علاج تجویز کرے اسی سے نفع ہوتا ہے۔ اس کے اتباع کی بدولت روز بروز حالت درست ہوتی جائے۔

**مرشد کامل کا حق:** مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں شیخ کا حق بتایا ہے۔

تین حق مرشد کے ہیں رکھ ان کو یاد　　　　اعتقاد و اعتماد و انقیاد

## کیا نیک لوگ، جیسے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ختم ہوگئے؟

**سوال:** عموماً کہا جاتا ہے کہ آج کل نیک لوگ جیسے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ ختم ہوگئے ہیں اور ایسے حضرات نہیں ملتے؟

**جواب:** مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھائی ہے کہ آج کل بھی ایسے بڑے حضرات ہیں اور قیامت تک ہوں گے۔ تقویٰ اختیار کرنے کے بارے میں قرآن پاک میں نسخہ ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ o (التوبہ : آیت 119) کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ یہ آیت قیامت تک کے لئے ہے قیامت تک کے لوگوں کیلئے یہ حکم ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ تو پتہ چلا کہ قیامت تک نیک لوگ ہوں گے۔ اس کے لئے ایک مثال ہے، باپ بیٹے سے کہتا ہے کہ دودھ پیتے رہو، کمزوری ختم ہو جائے گی۔ یہ اس وقت کہہ سکتا ہے کہ جب باپ کے پاس دودھ ہو ورنہ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن نیک لوگوں کے ملنے کے لئے تین شرطیں ہیں مقصود ہو، طلب ہو اور پیاس ہو۔ جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو اچھے سے اچھا ڈاکٹر تلاش کرتا ہے اسی طرح روحانی ڈاکٹر تلاش کرنے چاہئیں جو قیامت تک ملتے رہیں گے۔

## سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت

تربیت مریدین کے لئے مشہور سلاسل چار ہیں۔ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ۔ ان میں سلسلہ نقشبندیہ کی خصوصیت کے بارے میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمارے طریقہ (سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ) میں داخل ہوا، وہ محروم نہیں رہے گا۔ اور جو ازلی محروم ہے وہ ہمارے سلسلہ سے منسلک نہ ہو سکے گا۔

مکتوبات امام ربانی میں یہ بھی لکھا ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ میں مرید کی ترقی کا دارومدار اکثر مرشد کامل کی توجہات پر ہوتا ہے۔ اگرچہ ذکر اذکار مراقبات بھی کرنے ہیں۔ اکمال الشیم میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ اللہ والوں کی توجہ سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر وہ فاسق کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فسق سے توبہ کرتا ہے۔ اگر کافر کی طرف توجہ

فرماتے ہیں تو وہ کفر سے توبہ کرتا ہے۔ اگر مریض کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو اس کو شفا ملتی ہے۔ صرف تقدیر کی دیوار کو نہیں گرا سکتے۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرح بخاری تقریر بخاری میں لکھتے ہیں اللہ والوں کی توجہ چار قسم کی ہوتی ہے (1) توجہ انعکاسی (2) توجہ القائی (3) توجہ اصلاحی (4) توجہ اتحادی۔

**انعکاسی:** یہ وہ ہوتی ہے کہ مرشد اپنے مرید کو توجہ کرتا ہے وہ اثر محسوس کرتا ہے مگر یہ اثر مرشد کے موجود رہنے تک رہتا ہے۔ اس کے جانے سے اثر بھی جاتا ہے یہ سب سے ضعیف ہے۔

**القائی:** وہ ہوتی ہے کہ مرشد کے جانے سے بھی اثر نہیں جاتا مگر گناہ کی نحوست سے جاتا ہے یہ تھوڑی سی قوی ہے۔

**اصلاحی:** یہ وہ ہوتی ہے کہ مرید خود بھی ذکر اذکار کے معمولات کا پابند ہو، اس پر مرشد کی توجہ اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ مرید کے گناہ کرنے سے بھی توجہ کا اثر اور مزہ ختم نہیں ہوتا بلکہ مستقل جاری رہتا ہے یہ توجہ بہت قوی ہے۔

**اتحادی:** یہ وہ ہوتی ہے کہ مرشد مرید پر اتنی زوردار توجہ ڈالتا ہے کہ مرید بالکل مرشد جیسا بن جاتا ہے۔ مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وضاحت کے لئے باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ پیش فرمایا ہے۔

**عجیب واقعہ:** حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند مہمان آئے۔ مہمان نوازی کیلئے کچھ نہیں تھا۔ باورچی کو پتہ چلا تو وہ اپنے گھر سے کھانا لایا۔ مہمانوں کا اکرام کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے۔ فرمایا اب کچھ مانگ لو۔ مرید نے کہا کہ میں آپ جیسا بن جاؤ۔ انہوں نے کہا اور مانگو یعنی اس کے علاوہ کوئی اور چیز مانگو۔ اس نے اس پر اصرار کیا۔ حضرت اس کو کمرے میں لے گئے اور اس پر اتنی زوردار توجہ ڈالنی شروع کردی یہاں تک کہ مرید اور حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ کی شکل وشباہت ایک جیسی ہوگئی۔ باہر نکلے، پتہ نہیں چلتا تھا کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کون اور باورچی کون ہے؟ صرف اتنا فرق تھا کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ہوش میں تھے اور مرید بے ہوشی میں تھا۔ تین دن کے بعد باورچی انتقال کر گیا کیونکہ توجہ کو برداشت نہ کرسکا۔ اس کو توجہ اتحادی کہتے ہیں۔

**عجیب مثال:** کچھوا پانی میں رہتا ہے۔ انڈے خشکی پر ریت میں دیتا ہے۔ اور پھر پانی سے انڈوں پر توجہ

کرتا ہے۔ بچے نکلتے ہیں۔ اگر کچھوا مر جائے تو انڈے ضائع ہو جاتے ہیں۔
دوسری مثال کونج ایک لمبی گردن والا پرندہ ہے۔ گرمیوں میں سائبیریا اور روس جاتا ہے۔ انڈے وہاں دیتا ہے۔ سردیوں میں گرم ممالک میں آجاتا ہے پھر یہاں (گرم ممالک) سے انڈوں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اس توجہ کے زور سے انڈوں سے بچے نکلتا ہے۔ اگر وہ مر گیا تو انڈے ضائع ہو جاتے ہیں۔
**خلاصہ:** اللہ تعالیٰ نے جب کچھوے اور کونج کی توجہ میں اتنی تاثیر رکھی ہے تو اولیاء اللہ کی توجہات میں کتنی تاثیر رکھی ہوگی۔ مقصد یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں مریدین کے لئے زیادہ سہولت ہے کہ اس سلسلہ پاک میں مرشد کی توجہات سے مرید کو ترقی ملتی ہے اگرچہ زیادہ مجاہدات نہیں ہوتے جیسے دوسرے سلاسل میں ہوتے ہیں۔
حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ بیعت کا مقصد کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''آپ دیکھتے ہیں کے احکام شرعیہ اور امور دینیہ کا علم ہوتے ہوئے بھی لوگوں کو اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ پر کاربند رہنا مشکل ہوتا ہے۔ بہت سے مسلمان ایسے بھی ہیں کہ نماز روزہ کے تو عادی ہوتے ہیں مگر جھوٹ، فریب اور غیبت جیسی برائیوں سے پرہیز نہیں کرتے۔ بیعت کا مقصد واحد یہ ہے کہ انسان سے رزائل چھوٹ جاتے ہیں اور ان کی بجائے اخلاق عالیہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اعمال صالحہ کی بجا آوری میں سہولت اور معاصی سے نفرت ہو جاتی ہے''۔

## اہمیت بیعت قرآن پاک واحادیث مبارکہ کی روشنی میں

**قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ ''لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ''** (ال عمرٰن: آیت 164)
**دلیل نمبر 1:** اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ذمہ داری اور منصب یوں بتایا۔ (1) قرآن پاک زبانی بتانا۔ (2) قرآن پاک کے معنی بتانا۔ (3) حدیث مبارکہ بتانا۔ یہ تینوں کام علم ظاہر والے علماء نے مدارس کی شکل میں سنبھال لئے ہیں۔ (4) تزکیہ نفس کرانا یعنی تعلیم کے علاوہ عملی نگرانی کرنا۔ یہ ذمہ داری علماء علم باطن نے سنبھالی ہے جو کہ خانقاہوں میں پوری کی جاتی ہے۔
**دلیل نمبر 2:** اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ ممتحنہ میں حکم ہوا کہ

مومنات خواتین کو بیعت میں قبول کریں یہ بیعت اسلام اور بیعت جہاد نہیں تھی بلکہ بیعت اصلاح اور تزکیہ نفس کے لئے تھی۔

**دلیل نمبر 3:** اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو فرض قرار دیا اور زندہ نیک لوگوں کے ساتھ رہنا بھی فرض قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ○(التوبہ : آیت 119) یعنی اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور ہو جاؤ نیک لوگوں کے ساتھ۔ مقصد یہ ہوا کہ نیک لوگوں (جو زندہ ہوں) کی صحبت اختیار کرنے سے متقی بننا آسان ہو جاتا ہے اور مرشد کامل نیک آدمی ہی ہو سکتا ہے۔ مرشد کامل کی بیعت وصحبت سے مرید بغیر وعظ ونصیحت کے تقویٰ والا بن جاتا ہے۔

**دلیل نمبر 4:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ مَنْ یُّخَالِلُ ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصول وضع کیا کہ جس کا دوست اچھا ہوگا وہ اچھا ہوگا۔ اور جس کا دوست برا ہوگا وہ برا ہوگا۔ مرشد کامل ہی گہرا دوست ہونا چاہیے۔ دنیا کا ہر کام ہم نشینی کے ذریعہ ہی آسان ہوتا ہے اور دین بھی اسی طرح ہے۔

وضاحت کے لئے مثال ہے کہ پانی کے دو تالاب ہیں۔ ایک میں مچھلیاں ہیں دوسرے میں نہیں۔ جس میں مچھلیاں نہیں ہیں وہ چاہتا ہے کہ میرے اندر بھی مچھلیاں ہوں۔ اب مچھلیاں آنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ جس تالاب میں مچھلیاں ہیں اس سے دوسرے تالاب کو پانی کا راستہ کھول دیا جائے تاکہ پانی میں دوسرے تالاب تک مچھلیاں پہنچ سکیں۔ خشکی سے مچھلیاں نہیں گذر سکتیں۔ اسی طرح مرشد کامل کا دل محبت الٰہی، معرفت الٰہی اور عشق وتقویٰ سے بھرا ہوتا ہے۔ جس کا دل چاہتا ہے کہ میرے دل میں بھی محبت، معرفت، تقویٰ اور عشق الٰہی آ جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے دل کے تالاب کو مرشد کامل کے دل کے تالاب سے بیعت کے ذریعہ سے اتصال کر لے۔ وہی محبت ومعرفت وعشق الٰہی وتقویٰ واتباع سنت و اجتناب از بدعت ونافرمانیاں مرید کے دل میں آنا شروع ہو جائیں گی۔ انوارات وفیوضات منتقل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ آمین

**نوٹ:** پہلی امتوں کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی بھی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اس لئے

خود اپنی اصلاح کرنا اور دوسروں کی اصلاح کی فکر کرنا بھی اس اُمت کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا خود بھی کسی مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت کر کے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دینی چاہیے۔

## طریقہ ذکر اسمِ ذات

استغفار ۲۵ بار، الحمد شریف مع بسم اللہ شریف ایک بار۔ قل ھو اللہ مکمل مع بسم اللہ شریف ۳ بار پڑھ کر ثواب پیران کرام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ارواح مقدسہ کو پہنچائے، موت کو حاضر تصوّر کرے۔ اس طریقے سے موت کا تصور کرنا ہے کہ میں کسی وقت مر جاؤں گا، اگر نیک عمل تھا تو جنت میں جاؤں گا، اگر برا عمل تھا تو جہنم میں جاؤں گا۔ دو تین منٹ موت کا مراقبہ اس طریقے سے کرے۔ پھر خیال سے دل میں زبان ہلائے بغیر اللہ اللہ کہے۔ اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔ خدا کی طرف سے فیض آنے کا بھی خیال کرتا رہے۔ اس کو وقوف قلبی کہتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد عجز و نیازی کے ساتھ دل میں کہے۔ خداوندا! مقصود من توئی و رضائے تو، محبت و معرفتِ خود دہ (یا اللہ پاک میرا مقصود تو ہے اور تیری رضامندی ہے۔ مجھے اپنی محبت اور معرفت نصیب فرما)۔ اسے بازگشت کہتے ہیں۔ وقوفِ قلبی اور بازگشت ذکر کی شرائط میں سے ہیں۔ باوضو ہونا بے حد مفید ہے مگر شرط نہیں، بوقت فرصت خواہ متعدد مجالس میں ہو، یہ ذکر ۲۴ ہزار بار کرے تقریباً دو گھنٹے میں ہو جاتا ہے۔ اگر اتنی فرصت نہیں تھی تو ہر نماز کے ساتھ 5، 10 منٹ تسبیح پر تقریباً ایک ہزار مرتبہ ضرور ذکر کرنا چاہیے۔ اس سے دنیا کے کاموں میں کوئی خلل نہیں آتا ہے۔ ویسے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے وضو ہو یا نہ ہو ہر وقت ذکر کا دھیان رکھے حتیٰ کہ ذکر دل کا وصف لازم بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق عطا فرمائے۔

## لطائفِ عشرہ کا بیان

ہر انسان دس لطائف سے بنا ہوا ہے۔ 5 عالم امر سے ہیں اور 5 عالم خلق سے۔ عالم امر کے 5 لطائف یہ ہیں قلب، روح، سر، خفی، اخفی۔ ان کا تعلق ما فوق العرش سے ہے جہاں انوارات ہی انوارات ہیں۔ ان لطائف کے لئے جو انوارات تھے ان کو ان لطائف نے فراموش کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل جب بندہ کے ساتھ شامل حال ہو گیا اور کسی مرشد کامل کے ذریعے سے اسم ذات اللہ اللہ کا ذکر ان لطائف پر کرنے

سے یہ لطائف اپنی اصل تک یعنی مافوق العرش تک پرواز کرتے ہیں اور پہنچتے ہیں اور انھیں لطائف پر مافوق العرش والے انوارات شروع ہوجاتے ہیں۔ پھران کا دھیان اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف ہوتا ہے اگرچہ دنیا کا کام بھی کرتا ہے لیکن نظر حقیقت پر ہوتی ہے۔اس بارہ میں کہا جاتا ہے کہ دست بکار دل بیار یعنی ہاتھ کام میں ہوتا ہے دل یار یعنی اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔5 لطائف عالم خلق یہ ہیں نفس، عناصر اربعہ یعنی پانی، آگ، ہوا، مٹی یہ انسان میں موجود ہیں اور زمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب بندہ مرشد کامل کے ذریعے سے اسم ذات اللہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کا اثر لطیفہ نفس اور عناصر اربعہ پر ہوتا ہے۔ نفس اگرچہ سرکش ہے اور عناصر اربعہ مادیات سے ہیں اور انوارات سے دور اور خلاف ہیں لیکن ذکر کرنے سے نفس امارہ یعنی سرکشی کرنے والا نفس مطمئنہ یعنی تابعدار بن جاتا ہے۔اور عناصر اربعہ اگرچہ مادیات سے ہیں انوارات سے دور ہیں لیکن ذکر کرنے سے وہ بھی انوارات سے منور ہوجاتے ہیں، قبضہ میں ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف اور حقیقت کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔

**نوٹ:** مرشد کامل کے بتائے ہوئے اذکار سے اپنے لطائف عشرہ پر انسان، اللہ تعالیٰ جو ہمارا خالق، مالک اور رازق ہے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور مخلوق کو محتاج اور اللہ تعالیٰ کو مشکل کشا سمجھتا ہے، دنیا کو ضرورت اور آخرت کو مقصود سمجھتا ہے دنیا کو فانی اور آخرت کو باقی سمجھتا ہے تو دین پر چلنا آسان ہوجاتا ہے۔

## لطائفِ عشرہ کے مقامات

**اول لطیفہ قلب:** اس کا مقام بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر ہے۔

**دوسرا لطیفہ روح:** اس کا مقام دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر ہے۔

**تیسرا لطیفہ سر:** اس کا مقام بائیں پستان سے وسط سینہ کی طرف دو انگشت کے فاصلہ پر ہے۔

**چوتھا لطیفہ خفی:** اس کا مقام دائیں پستان سے وسط سینہ کی طرف دو انگشت کے فاصلہ پر ہے۔

**پانچواں لطیفہ اخفیٰ:** اس کا مقام دونوں پستانوں کے درمیان بالکل وسط سینہ میں ہے۔

**چھٹا لطیفہ نفس:** اس کا مقام وسط پیشانی میں ہے۔

**ساتواں لطیفہ لطیفہ قالبیہ اور سلطان الاذکار:** یہ 4 لطائف کا مرکب ہے یعنی عناصر اربعہ اور اس کا مقام سارا جسم ہے۔(ہدایت الطالبین صفحہ نمبر 5 از سیدنا شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ)

## طریقہ ذکر خواتین کے لئے

خواتین اسم ذات کا ذکر لطائف پر کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ مگر جو خواتین گھر کی خدمت کی وجہ سے اسم ذات کا ذکر نہیں کرسکتیں تو انکے لئے ذکر کا طریقہ یہ ہے۔

درود شریف 100 مرتبہ جو یاد ہو یا **اَللّٰهُمَّ صَلِّی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْه۔**

استغفار 100 مرتبہ جو یاد ہو یا **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْه۔**

کلمہ شریف 100 مرتبہ۔ پہلے 3 مرتبہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** پورا پڑھیں پھر **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** پڑھ کے 100 مرتبہ مکمل کریں ۔نوٹ: یہ تینوں اذکار روزانہ دو مرتبہ صبح اور شام کرنے ہیں۔

## شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

## شجرہ شریف پڑھنے کا طریقہ

روزانہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے کچھ پہلے **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم** کے بعد ایک مرتبہ سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ شریف اور تین مرتبہ سورہ اخلاص معہ بسم اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب پیرانِ کرام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ قدس اللہ اسرارھم کی ارواحِ طیبات کو ایصال کریں۔اس کے بعد یہ شجرہ طیبہ دونوں وقت پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاءُالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا ابوسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سیدی و مرشدی حضرت مولانا محبّ اللہ صاحب مدظلہ العالی برفقیر حقیر خاکپائے بزرگان لاشے مسکین ..........................عفی عنہ رحم فرماو محبت و معرفت و جمعیت ظاہری و باطنی وعافیت دارین وبہرۂ کامل ازفیوض وبرکات ایں بزرگان روزیٔ ماکن۔

رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ

## ایصال ثواب مُردوں کیلئے جائز ہے

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لئے مفید ہو گا؟ فرمایا! ضرور۔ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس باغ ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ (ترمذی صفحہ 145)

(بحوالہ آپ کے مسائل اور انکا حل صفحہ 183 جلد سوم از مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ)

## اولیاءاللہ کووسیلہ بنانا جائز ہے

صحیح بخاری جلد اول صفحہ 137 میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ دعا منقول ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا "اے اللہ! ہم آپ کے دربار میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے توسل کیا کرتے تھے پس آپ ہمیں باران رحمت عطا فرماتے تھے اور (اب) ہم اپنے نبی کے چچا (عباس) کے ذریعہ توسل کرتے ہیں تو ہمیں باران رحمت عطا فرما"۔

اس حدیث سے توسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اور توسل بالا ولیاء اللہ دونوں ثابت ہوئے۔ جس شخصیت سے توسل کیا جائے اسے بطور شفیع پیش کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (بحوالہ آپ کے مسائل اور ان کا حل صفحہ 31 جلد اول از مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ)

## ختم ہائے شریف

قطب الاقطاب امام وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ میانوالی کندیاں شریف کی مسجد میں دیگر اعمال کے ساتھ ختم خواجگان، ختم مجددی اور ختم معصومی بھی تمام سال پڑھے جاتے ہیں۔ ختم خواجگان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کے امام طریقت حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ تک اکابرین سلسلہ نقشبندیہ سے منسوب ہے۔

## طریقہ ختم خواجگان

چند افراد مل کر (اگر 15 یا 20 افراد ہوں تو آسانی ہوجائے گی) اس کی ابتداء اس طرح کریں۔ پہلے ختم خواجگان پڑھوانے والا شخص دعا کروائے اور اس دعا میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھے۔ 100 عدد گٹھلیاں ساتھیوں میں تقسیم کردے اور 10 عدد شمار کرنے کے لئے اپنے پاس رکھے۔ پہلے 7 دفعہ سورۃ فاتحہ مکمل بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں، درود شریف 100 مرتبہ پڑھیں، سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ 79 مرتبہ پڑھیں، پھر 1000 مرتبہ سورۃ اخلاص مع بسم اللہ پڑھیں، پھر 7 مرتبہ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ اور

100 مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل اسماء مبارکہ 100 مرتبہ ہر ایک پڑھیں۔
1 یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ ، 2 یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ ، 3 یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ ، 4 یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ ، 5 یَارَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ ، 6 یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ ، 7 یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ پھر سب حضرات ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور دعا میں اس ختم شریف کا ثواب حضرات خواجگان قدس اللہ اسرارھم کو بخش دیں۔ اس ختم شریف اور حضرات خواجگان قدس اللہ اسرارھم کی برکت سے دینی و دنیاوی حوائج کیلئے بھی دعا کر سکتے ہیں۔

## طریقہ ختم مجددی

ساتھیوں میں 100 گٹھلیاں تقسیم کریں اور 5 شمار کے لئے علیحدہ اپنے پاس رکھیں۔ اول آخر 100,100 مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْه یا جو بھی یاد ہو پڑھ لیں۔ درمیان میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ 500 مرتبہ پڑھیں اور اسکا ثواب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بخش دیں۔ پھر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور اس ختم شریف کی برکت سے اپنی حوائج کے لئے دعا کریں۔

## طریقہ ختم معصومی

ساتھیوں میں 100 گٹھلیاں تقسیم کریں اور 5 شمار کے لئے علیحدہ اپنے پاس رکھیں۔ اول آخر 100,100 مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْه یا جو بھی یاد ہو پڑھ لیں۔ درمیان میں 500 مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھیں اور اسکا ثواب حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو بخش دیں۔ پھر خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اور اس ختم کی برکت سے اپنی حوائج کے لئے دعا کریں۔ ختم مجددی اور ختم معصومی اجتماعی شکل میں شروع کرنے چاہئیں۔ انشا اللہ اجتماعی برکات نصیب

ہوں گی۔ اجتماعی طور پر پڑھنا اگر ممکن نہ ہوسکے تو انفرادی شکل میں لازماً 41 دن تک پڑھیں۔ اگر دونوں نہ پڑھ سکیں تو ایک ہی شروع کر دیا جائے 41 دن میں دینی و دنیاوی برکات انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو خود محسوس ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق اور اپنی معرفت و محبت نصیب فرمائے (آمین)۔

مدارس، مساجد یا گھر میں ختم مجددی و ختم معصومی دونوں یا ایک ہی اجتماعی شکل میں پڑھنے چاہئیں۔ مدارس میں خصوصاً ختم خواجگان کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔ آج ہر گھر، محلہ اور تعلیمی اداروں میں پریشانیاں بڑھ رہی ہیں۔ مالی حالات کی وجہ سے، اتفاق کا نہ ہونا، جادو کا اندیشہ، بے سکونی، بیماریاں، اندرونی بیرونی جھگڑے اور بے دینی کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں اور مختلف مصائب میں مبتلا ہیں۔ اس کا حل صرف اور صرف رجوع الی اللہ ہے۔ اللہ ہی خیر و شر کا مالک ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ مخلوق کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ ان ختم ہائے مبارکہ کے ذریعہ توجہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہماری طلب کے بغیر اتنے انعامات دیتا ہے کہ شمار میں نہیں آسکتے تو اللہ تعالیٰ سے جب خیر کا مطالبہ، انعامات کی طلب اور مصائب سے حفاظت اجتماعی شکل میں طلب کی جائے گی تو پھر کیوں نہ ملے گی؟ ضرور بالضرور عطا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ سے مانگو میں دونگا۔ تمھاری دعا قبول کرونگا۔ سیدنا یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مچھلی کے پیٹ میں پھنسے تو نجات کا واسطہ بجائے نبوت کے آیت کریمہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ** کو بنایا۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ اغوا ہوئے اور غربت بھی انتہائی درجہ کی تھی۔ ان سے نجات کا ذریعہ ان کا تقویٰ اور **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** ۝ کی کثرت بنی اس کے باوجود کہ وہ صحابی تھے۔ اگر اپنا اور اپنے گھر والوں کا رخ اللہ کی جانب نہ کریں گے تو لازماً توجہ اسباب اور مادیت کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ مخلوق خود محتاج ہے اور پریشانی میں مبتلا ہے تو ہمارے لئے کیا کرسکتی ہے۔ ایک مانگنے والا دوسرے مانگنے والے کو کیا دے سکتا ہے؟

**بندہ ناچیز کا مشورہ ہے کہ** 41 دن ان تین ختم ہائے مبارکہ کا اہتمام کریں اگر ممکن نہ ہو تو ایک یا دو ہی سے شروع کرلیں۔ تجربہ کرلیں کہ کتنا منافع اور برکات کا حصول ہوتا ہے اور 41 دن میں یہ بھی پتہ چل

جائے گا کہ ختم پڑھنا کیا مشکل ہے۔41دن کے بعد اگر پڑھنا چاہیں تو اپنے مرشد سے اجازت لے لیں۔اگر اب تک کسی مرشد کامل سے بیعت کا تعلق قائم نہیں کیا ہے تو بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ (خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خواجگان خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ) سے موبائل پر رابطہ کر کے اجازت طلب کر سکتے ہیں۔مرشد کامل کی اجازت سے نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتی ہے اور اعمال میں انوار و برکات با آسانی مل جاتے ہیں۔

(نوٹ) ختم مبارکہ اگر اجتماعی شکل میں گھر، محلّہ یا مدرسہ میں نہ پڑھا جائے تو اسکی دعوت ضرور دیں کیونکہ دعوت کے بعد اللہ کی نصرت آتی ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی عادت مبارکہ ہے لہٰذا چند افراد ضرور مل جائیں گے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی طرف متوجہ کر لے اور غیر اللہ ہمارے دل و دماغ سے نکال دے۔اللہ تعالیٰ دینی مراکز کو آباد و کامیاب رکھے، قبولیت کے ساتھ آسانی کے ساتھ لوگوں کو نفع پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے جنت حاصل کرنے کیلئے دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے۔آمین یا ارحم الراحمین۔

## تینتیس آیات

## برائے دفع شیاطین و حوادث دیگر

حضرت شاہ احمد سعید صاحب مدنی قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک بار فجر کی نماز کے بعد اور ایک بار مغرب کی نماز کے بعد یہ 33 آیات مبارکہ پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں رہیگا۔ بحکم الٰہی اس پر زہر اور بددعاء کا اثر نہیں ہوگا شیاطین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ و مامون رہیگا۔ (مناقب شریف)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 33 آیات مبارکہ مع سورۃ فاتحہ و چہار قل ردِ سحر میں بے حد نفع بخش ہیں شیاطین، چور اور درندوں سے پناہ ہوجاتی ہے۔(القول الجمیل)

جادو کے لئے، امراض کو دور کرنے اور دفعہ جنات کے لئے پانی پر دم کر کے خود بھی پئیں، دوسروں اور بچوں کو بھی پلا سکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۖۛ فِيْهِ ۚۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ

عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ

لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي
الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ
لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۣ يُغْشِي

الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ

مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ

الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ
وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِالْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝
دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا
خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ

مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ

وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا

قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ لا یَّهْدِیْۤ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ

اَحَدًا ۝ لا وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝ لا

وَّ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۝ لا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ○ۙ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ○ۙ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ

عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ○ۚ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ○ۙ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ

عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ○ؕ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ○٪

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ۚ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ○ۙ

وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○٪

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ○ۙ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ۙ وَ مِنۡ شَرِّ

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ۙ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ○ۙ وَ

مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○٪

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ۙ مَلِکِ النَّاسِ ○ۙ اِلٰہِ النَّاسِ ○ۙ

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝

## سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ مقاصد میں کامیابی اور مشکلات سے خلاصی کا یقینی علاج ہے۔

اکثر لوگ بہت سی مصیبتوں و پریشانیوں میں مبتلا ہیں مثلاً (1) سکون نہ ہونا، پریشان رہنا۔(2) بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں اور بہت سے دوسرے امراض میں مبتلا ہونا۔(3) رزق کی تنگی ہونا۔(4) کاروبار میں مشکلات اور مصائب کا پیش آنا۔ (5) نکاح نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہونا (مرد ہو یا عورت)۔ (6) قرض کی وجہ سے پریشان ہونا (اس پر ہو یا اس کا دوسروں پر)۔ (7) کاروبار یا پڑھائی میں دل نہ لگنا۔(8) غصہ کا غلبہ ہونا۔(9) ماں باپ، بھائی، عزیز و اقارب وغیرہ سے نفرت ہونا۔(10) گناہوں سے نفرت نہ ہونا۔(11) دین کی طرف رغبت نہ ہونا۔(12) جادو یا نظر بد کا اندیشہ ہونا۔ (13) غلط ماحول سے پریشان ہونا۔(14) دین میں سکون و نورانیت نہ ہونا۔(15) شیطانی وساوس اور غیر مفید خیالاتِ زندگی سے اتنا بیزار ہونا کہ خودکشی کی طرف طبیعت مائل ہونا......وغیرہ وغیرہ۔اس کا اکسیر اور مجرب علاج یہ ہے۔

## لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ”نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے“

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ ننانوے آفات کیلئے علاج ہے۔جس میں سب سے چھوٹی آفت پریشانی ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)۔

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ وہ تابعدار بن گیا اور اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)

(3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 201)۔ گناہ سے پرہیز اور عبادت کرنا جنت کے خزانوں میں سے ہے اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ کے بکثرت پڑھنے سے گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

(4) حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو مصیبتوں میں مبتلا ہوں، ایک میرا لڑکا کفار نے اغوا کیا ہے اور دوسرا رزق کی بہت زیادہ تنگی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں۔ ایک تقویٰ اختیار کرو۔ دوسرا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ کثرت سے (500 مرتبہ) پڑھا کرو۔ انہوں نے دونوں کام شروع کئے۔ وہ اپنے گھر ہی میں تھے کہ ان کا لڑکا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ سو اونٹ بھی لے کر آیا۔ اس طرح تقویٰ اختیار کرنے اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ کثرت کے ساتھ پڑھنے سے یہ دونوں مصیبتیں ختم ہوگئیں۔ (معارف القرآن صفحہ 488 جلد 8)

**بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے** کہ زبان پر دنیا کا بہت ذکر کیا اور دنیا کے کاموں کو وقت بہت دیا ہے اور خواہشات میں اپنے آپ کو بوڑھا کر لیا۔ آج لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ پڑھنے کے لئے 41 دن تک 24 گھنٹوں میں سے 20، 30 منٹ فارغ کر لیں پھر آپ کو احساس ہوگا کہ کاش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرتا۔ میں دنیا کے کاموں کو کام سمجھتا تھا مگر ذکر الٰہی کو کام نہیں سمجھتا تھا۔ میں دنیا کے کاموں کیلئے وقت نکالتا تھا ذکر کے لئے وقت نہیں نکالتا تھا۔ 41 دن کے بعد آپ ذاکر بن جاؤ گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے بارے میں کثرت سے کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن ذکر کے بارے میں اللہ

تعالیٰ نے فرمایا ہے یَآ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا (الاحزاب: آیت 41)
یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تھوڑا ذکر کرنا منافق کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا (النسآء: آیت 142) یعنی منافقین ذکر کم کرتے ہیں۔ موت آنے سے پہلے اس بارے میں سوچنے میں اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق نصیب کرے۔

**پڑھنے کا طریقہ:** لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؈ روزانہ 500 مرتبہ پڑھیں اور اس کے اول 100 مرتبہ اور آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر مشکل ہو تو درود شریف اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ بھی کافی ہے۔ درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھ لیں یا یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ؈ پڑھ لیں۔ یہ عمل 41 دن بلا ناغہ کرنا ہے۔ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن ڈبل پڑھے۔ ایک نشست میں زیادہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں۔ وضو بھی ضروری نہیں۔ عورت ماہواری کے ایام میں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اس کے بعد اس کلام کی برکت سے اپنی حاجات کیلئے دعا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ 41 دن پورے ہونے پر اگر اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ سکون ملا، دین میں ترقی محسوس ہوئی گھر میں اتفاق و محبت پیدا ہوئی، غصہ وغیرہ کم ہو گیا، کاروباری حالات میں ترقی محسوس ہوئی اور مخالفین کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ بھی پیچھے ہو گئے ہیں تو اپنے شرعی پیر سے اجازت لے کر اسے مستقل پڑھے۔ آپ اسے باآسانی 15 سے 30 منٹ میں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اپنا مرشد نہ ہو تو شیخ المشائخ امامِ وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کندیاں شریف والے کے خلیفہ (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ لورالائی بلوچستان والے سے موبائل نمبر 0302-3807299, 0333-3807299 یا فون نمبر 0824-411082 پر اجازت کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

تمت بالخیر